130283 - میت کے ذمہ بیماری کی وجہ سے دو روزوں کی قضاء تھی کیا اولاد روزے رکھے گی ؟

سوال

میرے والد صاحب فوت ہوئے تو رمضان المبارک کے دو روزے ان کے ذمہ تھے کیونکہ بیماری کی بنا پر وہ نہیں رکھ سکے اور وہ شوال میں فوت ہوگئے، انہوں نے کہا تھا کہ وہ روزوں کے بدلے میں دو مسکینوں کو کھانا کھلائیں گے،
برائے مہربانی ہمیں یہ بتائیں کہ ہم پر کیا واجب ہوتا ہے اور اس کا حکم کیا ہے ؟
کیا ہم ان کی جانب سے روزے رکھیں یا کہ صرف فدیہ میں کھانا کھلا دیں ؟
یہ علم میں رہے کہ ہمیں یہ علم نہیں کہ آیا انہوں نے فدیہ ادا کر دیا تھا یا کہ روزے رکھ لیے تھے، کیونکہ وہ شوگر کے مریض تھے اور مشقت کے ساتھ روزے رکھتے تھے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" اگر آپ کے والد صاحب روزے کی قضاء میں روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتے تھے اور انہوں نے قضاء میں روزے رکھنے کی سستی کی حتی کہ دوسرا رمضان شروع ہو گیا اور وہ اس رمضان کے بعد فوت ہوگئے تو آپ لوگوں کے لیے افضل و بہتر یہی ہےکہ آپ میں کوئی شخص ان کی جانب سے دو روزے رکھے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے " متفق علیہ.

اور اگر آپ ایک صاع علاقے کی خوراک مسکینوں کو دے دیں جو کہ تقریبا تین کلو بنتی ہے تو یہ کافی ہو جائیگی.

لیکن اگر وہ رمضان المبارک سے قبل روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے یعنی وہ بیماری کی بنا پر دوسرا رمضان آنے سے قبل دو روزے نہیں رکھ سکے تو پھر نہ تو قضاء ہے اور نہ ہی کھانا دینا کیونکہ انہوں نے کوئی کوتاہی نہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

مستقل فتوی اینڈ علمی ریسرچ کمیٹی سعودی عرب.

الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز.

الشيخ عبد الله بن غديان.

الشيخ صالح الفوزان.

الشيخ عبد العزيز آل شيخ.

الشيخ بكر ابو زيد.